ماتمی نوحہ

زلزلوں میں دنیا تھی آسماں لرزتا تھا
ریگ گرم صحرا پر شاہ دیں کا لاشہ تھا

بے قرار موجیں تھی شعلہ بار دریا تھا
ابن ساقیٔ کوثر تین دن سے پیاسا تھا

ہر قدم پہ ٹھوکر تھی دل میں درد اُٹھتا تھا
شہ کی ناتوانی تھی نوجواں کا لاشہ تھا

قتل ہوگئے عباس آس ٹوٹی پیاسوں کی
مشک ٹکڑے ٹکڑے تھی خوں میں تر پھریرا تھا

اب لہو میں ڈوبے گی نوجوانی اکبر کی
ماں کی چشم حسرت تھی صبح کا ستارا تھا

ناتوانی ۔ ضُعف ، پھریرا ۔ نشان